جناب الحاج ابراہیم یوسف باوا (برطانیہ)

تربیتِ اولاد

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ (پ ۲۸۔ سورۃ تحریم۔ ۶)	اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ (دوزخ) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (مرج البحرین مع تراجم شیخ الہند اور حکیم الامت کے تراجم کا خلاصہ)

قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ہمارے اسلاف رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے بتایا کہ اس آیت شریفہ کا حکم "فرض عین" ہے اور جہنم سے بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ خود بھی علم دین حاصل کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی صحیح دین کی تعلیم و تربیت کرے اور ادب سکھائے تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو جانیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے مقاصد کا خلاصہ امت کی صحیح دینی تعلیم اور اعلیٰ ترین تربیت تھی اور آپ نے متواتر ۲۳ سال تک انہی دو کاموں کو انجام دیا یہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو تاکید کی اور تنبیہ فرمائی کہ

"تم سب نگہبان ہو اور (بروز قیامت) تم سب سے سوال کیا جائے گا اپنے ماتحتوں کے (دین کے) بارے میں" (بخاری)

اگر خدانخواستہ اس سلسلہ میں غفلت برتی گئی جس کی وجہ سے اہل وعیال دین سے بے دین ہو گئے تو اس کے ذمہ دار والدین اور سرپرست بھی ہوں گے اور بروز قیامت ان سے بھی دریافت کیا جائے گا ماتحت لوگوں کے بارے میں، جیسا کہ اس حدیث پاک میں مذکور ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اہل وعیال دین ہی سے خارج ہو گئے تو معاملہ اور بھی زیادہ سخت اور ہولناک ہوگا۔

حضرت اقدس مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

"سورہ والعصر نے مسلمانوں کو ایک بڑی ہدایت دی ہے کہ ان کا صرف اپنا عمل قرآن و

سنت کے تابع کر لینا جتنا ضروری واہم ہے اتنا ہی اہم یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ایمان و عملِ صالح کی طرف بلانے کی مقدور بھر کوشش کرے۔ ورنہ صرف اپنا عمل نجات کے لئے کافی نہ ہوگا خصوصاً اپنے اہل و عیال اور احباب و متعلقین کے بُرے اعمال سے غفلت برتنا اپنی نجات کا راستہ بند کرنا ہے اگرچہ خود وہ کیسے ہی اعمالِ صالحہ کا پابند ہو۔ اس لئے قرآن و حدیث میں ہر مسلمان پر اپنی اپنی مقدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرض کیا گیا ہے۔ اس معاملہ میں عام مسلمان بلکہ بہت سے خواص تک غفلت میں مبتلا ہیں۔ خود عمل کو کافی سمجھ بیٹھے ہیں۔ اولاد و عیال کچھ بھی کرتے رہیں اس کی فکر نہیں کرتے۔" (نیچ)

حضرت والا نے یہ چند الفاظ بالکل صحیح اور بیج تحریر فرمائے ہیں۔ ہم دن رات یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ عوام کا تو کیا کہنا ہر قسم کے خواص (حاجی، نمازی، مولوی و مبلغ وغیرہ) اپنے اعمال صالحہ کی طرف پورے طور پر متوجہ رہتے ہیں لیکن اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت سے (تقریباً بلکہ مکمل) غافل ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اولاد کو مغضوبین اور ضالین کے ایمان سوز اور زہریلے اور جانوروں سے بدتر بنانے والے اسکولوں اور کالجوں میں بھیجتے ہیں جن سے یہی دیندار حضرات اپنی نمازوں میں سورہ فاتحہ کی دعا کے ذریعہ پناہ چاہ رہے ہیں۔

<u>سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۴۰۰ سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا کہ:۔</u>

"ہر بچہ فطرت (یعنی اسلامیت اور توحید) پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں الخ" (بخاری)

<u>دوسری حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ</u>

"میں دیکھ رہا ہوں کہ (آج) اسلام میں فوجیں کی فوجیں داخل ہو رہی ہیں لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس طرح فوجیں کی فوجیں اسلام سے خارج ہونے لگیں گی" (درمنثور)

ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں نے اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں کی شریعت کے ضابطہ اور قانون و حکم کے مطابق تعلیم و تربیت نہیں کی تو (خدانخواستہ) دین سے خارج ہو جانے کا سخت خطرہ اور اندیشہ ہے۔ اور اس کا خمیازہ والدین اور سرپرستوں کو بھی بھگتنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں کی اولاد کا ایک نقشہ کھینچا ہے کہ جب انہیں عذاب کا حکم سنایا جائے گا تو وہ دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے کہ:۔

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا، سو انہوں نے ہم کو (سیدھے)

راستہ سے گمراہ کیا تھا۔ اے ہمارے رب! ان کو دوہری سزا دیجئے اور ان پر بُری لعنت کیجئے۔" (بیان القرآن صہ ۵۱۴)

مسلمانوں کو چاہئے کہ اس فرمانِ ربّی سے ڈریں کہ کہیں ان کی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے اہل وعیال دین سے خارج نہ ہو جائے جیسا کہ مندرجہ بالا دو حدیثوں میں مذکور ہے۔

اب رہا سوال عمرہ، نفل حج اور تبلیغ وغیرہ میں جانا۔ تو میں عرض کروں گا کہ ذرا اس بات پر توجہ دیں کہ ایک شخص عمرہ یا نفل حج یا تبلیغ میں جانے کے لئے مکمل تیاری کرلی۔ اور وہ اپنے مکان سے باہر نکل ہی رہا تھا کہ خدا نخواستہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی۔ جہاں اہل وعیال اور ماتحت لوگ موجود ہیں۔ ایسے وقت میں کیا کوئی شخص عمرہ یا نفل حج یا تبلیغ کے لئے جائے گا؟ نہیں ہرگز نہیں سو ہزار نہیں بلکہ لاکھ میں بھی کوئی شخص ایسی حالت میں ان نیک کاموں کے لئے سفر نہیں کرے گا۔ حالانکہ یہ آگ دنیا کی آگ ہے زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ لوگ جل کر ختم ہو جائیں گے۔ اگر یوں نہیں تو ہزاروں لاکھوں انسان بستروں اور ہسپتالوں میں روزانہ مرتے ہیں لیکن مندرجہ بالا شرح کی آیت شریفہ میں دنیا کی آگ کا نہیں بلکہ دوزخ وجہنم کی آگ کا ذکر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"تمہاری (دنیا کی یہ) آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے۔"

(متفق علیہ عن ابی ہریرۃؓ) اور فرمایا کہ:۔

"دوزخیوں میں سب سے کم عذاب جس کو ہوگا اس کا حال یہ ہوگا کہ اس کو دو جوتے اور دو تسمے آگ کے پہنائے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ مانند ہانڈی کے جوش مارے گا اور (اُسے) یہ معلوم ہوگا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں ہو رہا۔ حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہو رہا ہوگا (متفق علیہ عن نعمان بن بشیر)

اگر اہل وعیال کی صحیح اور ٹھوس اور بنیادی دینی تعلیم و تربیت نہیں کی گئی تو نہایت خطرہ اور اندیشہ ہے کہ جہنم رسید کر دئے جائیں اور ان کے ساتھ ساتھ سرپرست بھی اس کا خمیازہ بھگتیں گے اور آئے دن دیکھتے رہتے ہیں کہ ایسی نافرمان اولاد سے ماں باپ کو دنیا ہی میں کس قدر دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے حالانکہ یہ ان کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اب حالات اتنے تیزی سے خراب ہو رہے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔

اگر کوئی شخص عمرہ اور نفل حج میں نہ گیا تو کیا نقصان ہوگا۔ اگر کوئی مسجد بنانے، مدرسہ قائم کرنے میں اور دیگر نیکی کے کاموں میں ذاتی یا مالی حصہ نہ لے تو اس کا زیادہ سے زیادہ نقصان یہ ہوگا کہ ان کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے جو اجر و ثواب ہوتا اس سے محروم رہ جاتا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی اولاد اور گھر والوں

اور ماتحت لوگوں کے دین کی فکر نہ کرے اور اس کی وجہ سے وہ دین سے دور ہو جائے تو اس کا خمیازہ اس شخص کو بھی بھگتنا پڑے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ :-

" جب ابن آدم مرتا ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین اعمال کے ۔

(۱) صدقۂ جاریہ (یعنی مسجد، مدرسہ، مسافر خانہ اور کنواں وغیرہ لوگوں کے فائدے کے لئے بنانا)

(۲) وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے ۔

(۳) صالح اور نیک بیٹا (اولاد) چھوڑ جائے جو اس کے لئے دعا مانگے ۔ (چالیس حدیث ص ۳۵ (۵۶۵)

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اولاد اور گھر والوں کو جہنم سے بچانا ہر مسلمان پر فرض عین ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے احکام ہیں۔ مندرجہ بالا دیگر نیکی کے کام فرض کفایہ والے کام ہیں اور عمرہ و نفل حج کرنا تو فرض کفایہ بھی نہیں ہے ۔ بلکہ صرف نفل ہے۔ جس کے کرنے میں اجر و ثواب حاصل ہو گا اور نہ کرنے میں کوئی گرفت نہیں۔ البتہ فرائض (اولاد اور گھر والوں کو دینی فکر کر لینے) کے بعد ان کاموں کے کرنے کی پوری گنجائش ہے۔ حالانکہ بعض اکابرین تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جہاں فرائض کے ادا کرنے کی ضرورت ہو اسے پہلے ادا کرے، پھر فرض کفایہ اور پھر نوافل ۔

حضرت بشر حافیؒ نے ایک شخص کو جو اپنی حلال کمائی سے دو ہزار دینار جمع کر کے حج (نفل حج) کا ارادہ کیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ :-

" اے شخص ! تو حج کا تماشہ دیکھنے کے لئے جاتا ہے کہ حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ؟
اس نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تجھے حق تعالیٰ کی رضامندی ہی حاصل کرنی ہے تو جا اور دس فقیروں کا قرض ادا کر دے یا یہ رقم دس فقیروں کو دے دے یا پھر کسی ضرورت مند عیالدار کی مدد کر دے کیونکہ جو راحت اور آرام ان مسلمانوں کے دلوں کو پہنچے گا وہ فرض حج ادا کرنے کے بعد سو (نفل) حج سے زیادہ افضل ہے ۔
اس نے کہا حضرت ! اس وقت میرے دل میں (نفل) حج کی رغبت بہت زیادہ ہے ۔ تو آپ نے فوراً فرمایا ۔ کہ اب یہ بات بالکل صاف ہو گئی ہے کہ جو مال تو نے کمایا ہے وہ نیک ذریعوں سے نہیں کمایا اور جب تک وہ مال بے جگہ اور بے ضرورت تو خرچ نہیں کرے گا تیرے نفس کو قرار نہیں ہو گا "

حضرت امام غزالیؒ (جو بڑے حکیم تھے) لکھا ہے کہ ایک صاحب اپنے شیخ کے پاس گئے اور اپنے نفل حج پہ ثواب کی نیت سے جانے کا ارادہ ظاہر کیا، تو شیخ نے فرمایا :-

"اگر تیری نیت ثواب حاصل کرنے کی ہے تو دیکھ! کئی لڑکیاں ایسی بیٹھی ہوئی ہیں جن کی شادی اس لئے نہیں ہو رہی کہ ان کے ماں باپ کے پاس کچھ نہیں ہے۔ جا! ان کو وہ رقم دے دے جو تم نے حج کے لئے معین کر رکھی ہے۔ کئی آدمی ایسے ہیں جو اتنے مقروض ہیں کہ غربت کے مارے گھر سے نہیں نکلتے۔ تم ان کا قرض ادا کر دو۔ کئی مریض ایسے ہیں جن کے پاس دوا علاج کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ان کو کچھ رقم دے آؤ۔"

وہ شخص تھوڑی دیر کے بعد بولا حضرت! حج کا بڑا شوق ہو رہا ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ سیاحی کا شوق ہے۔ ہوا خوری کا جی چاہ رہا ہے۔

اور میں (ابراہیم) تو یہ کہتا ہوں کہ کسی کو دینا نہ ہو تو نہ دے۔ خدارا اپنی اولاد کی طرف دیکھ۔ جو زہریلے اور ایمان سوز ماحول میں رہ کر جہنم کے کنارے کھڑے ہیں۔ ان پر رحم کر اور ان کی دینی تعلیم و تربیت پر اپنی رقم لگا دے جو تو نے دن رات محنت کر کے کمائی ہے۔

مسلم شریف کی حدیث کا مفہوم ہے :-

"جب آیت شریفہ وانذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریب کے کنبہ والوں کو ڈرایئے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت داروں کے ایک ایک کا نام لے کر فرمایا :-

"اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ (یعنی ایمان قبول کرو۔ اور نیک عمل کرو تاکہ دوزخ سے نجات پا سکو۔" (مظاہر حق ص ۵۴،۵۳)

خطباتِ حقانی (حصہ اول)

افادات :- مولانا عبد القیوم حقانی
پیش لفظ :- شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید
صفحات ۱۲۸ —— قیمت ۱۸/- روپے

تعمیر انسانیت، دعوت و تبلیغ، زہد و قناعت، وجود باری تعالیٰ، فتنہ انکار خدا، سرمایہ داری اور اشتراکیت جہاد افغانستان، کمیونسٹوں کے بے پناہ مظالم کی اجمالی تاریخ، دو کردار اور دو ٹھکانے، اور دیگر کئی ایک اہم عنوانات پر مؤثر خطبات اور ولولہ انگیز تقاریر کا مجموعہ، سب کے لیے فکر و مطالعہ، غور و تدبر کا سامان، نیک اعمال اور اصلاح احوال اب امت کی پرخلوص دعوت۔

مؤتمر المصنفین —— دارالعلوم حقانیہ —— اکوڑہ خٹک —— پشاور